سعودی عرب میں سوشل اصلاحات

— اجتماعی تحفظ و کفالت کے تازہ ترین احکام —

[ذیل میں ہم اُن شاہی فرامین کا خلاصہ نقل کر رہے ہیں جو سعود بن عبد العزیز، فرمانروائے مملکت سعودیہ نے ماہ ربیع الاوّل ۱۳۸۲ھ میں مختلف ایام میں صادر کیے ہیں۔ اور جن کو "فرامین عدلِ اجتماعی" کا نام دیا گیا ہے۔ ان فرامین کی رُو سے سرکاری ملازمین کی دولت کی تحقیق کی جائے گی اور ناجائز ذرائع سے حاصل شدہ دولت کو ضبط کر لیا جائے گا۔ رشوت، سفارش اور محکمانہ آثر و رسوخ کے ناجائز استعمال کا انسداد کیا جائے گا اور ملک کے تمام حاجت مند افراد کو مستقل یا عارضی امداد کے ذریعہ سرکاری کفالت میں لیا جائے گا۔ اور عام معاشرتی تحفظات رُوبعمل لائے جائیں گے۔ اس غرض کے لیے ملکی بجٹ میں مطلوبہ رقم مخصوص کرنے کے علاوہ زکوٰۃ کے محاصل کو استعمال کیا جائے گا۔ سعودی عرب میں زکوٰۃ کے جمع و صرف کا انتظام خود حکومت کرتی ہے جس سے اُسے لاکھوں روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ سالِ رواں کے بجٹ میں بمد زکوٰۃ حاصل ہونے والی آمدنی ۳۸ لاکھ ریال (ریال ایک پاکستانی روپے سے کچھ زائد ہوتا ہے) دکھائی گئی ہے۔ یہ رقم خطیر ہی ملک بھر کے حاجت مند افراد کی کفالت و امداد کے سلسلے میں کافی بوجھ ہلکا کر دے گی۔ مزید برآں حسبِ ضرورت ملکی خزانے سے بھی کسر پوری کی جائے گی۔ ان تحفظات و انتظامات کے ساتھ اگر حکومت سعودی عرب شرعی سزائیں نافذ کرتی ہے اور چوری کرنے والوں کے ہاتھ کاٹتی ہے تو وہ حق بجانب ہے۔ (خلیل حامدی)]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قانونِ تحقیق دولت ملازمین

بتوفیق خداوندی ہم سعود بن عبدالعزیز آل سعود سلطان مملکت عربیہ سعودیہ بعد آگاہی دفعہ ۱۹ برائے قانونِ کابینہ مطابق فرمان شاہی نمبر ۳۸ مجریہ ۲۲-۱۰-۷۷ھ - اور بروئے قرارداد کابینہ نمبر ۱۳۴ مجریہ ۲۶-۲-۸۲ - اور بربنائے معروض وزیر اعظم، فرمان ذیل صادر کرتے ہیں:

اولاً: اجتماعی مصالح کے پیشِ نظر، کابینہ کا فرض ہے کہ وہ تمام سرکاری ملازمین کا محاسبہ کرے اور جائزہ لے کہ اُن کے ذاتی سرمایہ، ان کی کم سن اور بالغ اولاد کے سرمایہ جن کی بظاہر کوئی آمدنی نہیں ہے، اور اُن کی بیویوں کے سرمایہ کے ذرائع کیا ہیں۔ اس امر کی تحقیقات کے لیے ایک سہ رکنی کمیٹی قائم کرے جس کا چیئرمین پبلک سنسرڈیپارٹمنٹ کا افسر اعلیٰ ہو اور محکمہ شکایاتِ عامہ کے دو مفتش اس کے رکن ہوں۔ یہ کمیٹی اس امر کی مجاز ہوگی کہ وہ اپنی مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کسی بھی سرکاری یا غیر سرکاری ماہر حسابات و پڑتال (EXPRT IN AUDITONAL ACCOUNTS) کی مدد حاصل کرے

ثانیاً: اگر کوئی ملازم اپنی ملکیت یا سرمایہ یا مذکورۂ بالا افراد کی ملکیت یا سرمائے کا جائز ماخذ ثابت کرنے سے قاصر رہے — اور یہ صورت اس شبہ کو تقویت دینے کے لیے کافی ہے کہ یہ ملکیت یا سرمایہ رشوت یا تحائف و عطیات یا منصب کے ناجائز استعمال کے بل بوتے پر جمع کیا گیا ہے تو کابینہ پر لازم ہے کہ وہ مذکورہ کمیٹی کی سفارش کی بنا پر ایسے مشکوک اور مجہول الماخذ سرمائے کا نصف حصہ بحق سرکار ضبط کرے۔ اور اس ملازم کو سرکاری ملازمت سے برطرف کر دے۔

ثالثاً: یہ فرمان کسی فوجداری جرم پر اثر انداز نہیں ہوگا بشرطیکہ اس جرم کی شرائط پائی جاتی ہوں۔

رابعاً: ہمارے وزیر اعظم اور ہمارے وزراء پر لازم ہے کہ ہر ایک اپنے اختیارات کے دائرے میں اس فرمان کو اس کی تاریخ اشاعت سے نافذ العمل کرے۔

مِن اٰیٰتِہٖ ملک خداداد: اجتماعی مصلحت کو بروئے کار لانے کے لیے ریاست پر یہ لازم ہے کہ وہ ملازمین حکومت کی دولت و ثروت پر کڑی نگرانی رکھے اور اگر وہ جائز ذرائع سے تجاوز کر رہے ہوں تو ان کی

سرکوبی کرے۔ شرعی طور پر کسب مال وہ جائز ہے جو کسی حرام طریقے سے نہ ہو۔ چنانچہ خیانت، رشوت، غبن اور منصب کے ناجائز استعمال کے ذریعے سے کسب اسلام میں حرام ہے۔ شریعت نے جو حدود مقرر کی ہیں، ان سے تجاوز کر کے جو دولت حاصل ہوتی ہو اس کے بارے میں یہ سوال اٹھانے کا مسلمانوں کو حق پہنچتا ہے کہ مِنْ اَیْنَ لَکَ هٰذَا ؟ دیکھیے یہ کہاں سے ملا ہے ؟ اس دولت کے بارے میں پہلے قانونی تحقیق کرنی چاہیے۔ پھر اگر ثابت ہو جائے کہ وہ جائز ذرائع سے حاصل نہیں ہوئی ہے تو اسے ضبط کرنے کا اسلامی حکومت کو پورا حق پہنچتا ہے۔ جلالۃ الملک کی حکومت کا یہ اقدام اسلام کے اسی تقاضے پر مبنی ہے۔

قانون انسداد رشوت ستانی

دفعہ اول: جو سرکاری ملازم اپنے کسی منصبی فرض کو ادا کرنے کے عوض اپنی ذات کے لیے یا کسی دوسرے کے نام سے کوئی عطیہ طلب کرتا ہے یا قبول کرتا ہے یا طے کرتا ہے اسے رشوت خور سمجھا جائے گا اور ایک سال سے لے کر ۵ سال تک کی قید یا ۵ ہزار سے لے کر ایک لاکھ ریال جرمانہ کی سزا کا یا بیک وقت ان دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا اور ملازم کا یہ دعویٰ جرم پر اثر انداز نہیں ہوگا کہ وہ رشوت کے عوض طے شدہ کام کو انجام دینے کا کوئی ارادہ نہ رکھتا تھا۔

دفعہ دوم: جو سرکاری ملازم اپنے کسی منصبی فرض سے دستبردار ہو جانے کے عوض اپنی ذات کے لیے یا کسی دوسرے کے لیے کوئی عطیہ طلب کرتا ہے یا قبول کرتا ہے یا طے کرتا ہے اُسے رشوت خور سمجھا جائے گا اور اُس سزا کا مستحق ہوگا جو دفعہ اول میں بیان کی گئی ہے۔

دفعہ سوم: جو ملازم اپنے منصبی فرائض میں خلل اندازی کے عوض یا خلل اندازی کے بعد بطور صلہ اپنی ذات کے لیے یا کسی دوسرے کے لیے عطیہ طلب کرے گا یا قبول کرے گا یا طے کرے گا وہ اُس سزا کا مستوجب ہوگا جو دفعہ اول میں مذکور ہے۔

دفعہ چہارم: جو ملازم کسی سفارش کے نتیجے میں کوئی کام کرتا ہے یا اپنے فرائض منصبی سے دستبردار ہو جاتا ہے وہ "رشوت خور" کے حکم میں داخل ہوگا وہ زیادہ سے زیادہ ایک سال قید بامشقت

یا زیادہ سے زیادہ دس ہزار ریال جرمانہ کی سزا یا بیک وقت دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

دفعہ پنجم: جو ملازم اپنے اثر و نفوذ کے ذریعہ، خواہ وہ حقیقی ہو یا فرضی، کسی با اختیار ادارہ سے کوئی کام یا آرڈر یا ریزولیشن یا لائسنس یا ٹھیکہ یا درآمدی پرمٹ یا ڈگری حاصل کرنے یا حاصل کرنے کی کوشش کے عوض اپنی ذات کے لیے یا کسی دوسرے فرد کے لیے کوئی عطیہ طلب کرتا ہے یا قبول کرتا ہے یا طے کرتا ہے وہ "رشوت خور" کے حکم میں داخل ہوگا اور اُسی سزا کا مستحق ہوگا جو دفعہ اوّل میں مذکور ہے۔

دفعہ ششم: راشی (رشوت گزار) اور دلاّل (رشوت کا معاملہ طے کرنے والا) اور ہر وہ شخص جو جرائم مذکورہ میں شریک ہوگا وہ اُن سزاؤں کا مستحق ہوگا جو جرائم مذکورہ کے تحت بیان کی گئی ہے۔ ہر اُس شخص کو "شریکِ جُرم" قرار دیا جائے گا جس نے دانستہ تکمیلِ جرم تک مجرم کا ساتھ دیا ہو یا ترغیب دی ہو یا کوئی مدد کی ہو۔

دفعہ ہفتم: جو شخص قوت یا تشدد یا تہدید سے کسی ملازم سے کوئی فیصلہ صادر کروائے گا یا کوئی اور خلافِ قانون کام کروائے گا یا اُسے فرائضِ منصبی کو حسبِ قانون سرانجام دینے میں مانع ہوگا وہ اُن سزاؤں کا مستوجب قرار پائے گا جو دفعہ اوّل میں بیان کی گئی ہیں۔

دفعہ ہشتم: جس شخص نے رشوت پیش کی مگر وہ قبول نہیں کی گئی یا طاقت یا تشدد یا تہدید کا استعمال کیا وہ مگر کارگر نہ ہوئی تو اُسے ۶ ماہ سے لے کر ۳۰ ماہ تک قید یا ۲ ½ ہزار سے لے کر ۵ ہزار ریال جرمانہ کی سزا یا بیک وقت دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔

دفعہ نہم: "سرکاری ملازمین" سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو سرکاری محکموں میں مستقل طور پر کام کرتے ہیں یا عارضی طور پر ان کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ سرکار کی طرف سے نامزد کردہ ماہرین اور کارکن بھی انہی میں شامل ہیں۔ نیز وہ ڈاکٹر اور نرسیں، جو اگرچہ باقاعدہ سرکاری ملازم نہ ہوں لیکن میڈیکل سرٹیفکیٹ جاری کرنے ہوں اور حصہ دار کمپنیوں اور رفاہِ عامہ کے امور کی ذمہ دار ایجنسیوں کے کارندے اور گورنمنٹ کنٹریکٹر بھی اس قانون کے تحت ہوں گے۔

دفعہ دہم: جس شخص کو رشوت گزار (راشی)، یا رشوت گیر (مرتشی)، عطیہ وصول کرنے یا فائدہ اخذ کرنے کے لیے متعین کرتا ہے اور وہ جانتے بوجھتے اس خدمت کو سرانجام دیتا ہے تو اُسے ایک ماہ سے ۶ ماہ تک قید یا ایک ہزار سے ۵ ہزار تک جرمانہ کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی لیکن شرط یہ ہے کہ یہ شخص دلال نہ ہو بلکہ محض کارندہ ہو۔

دفعہ یازدہم۔ اس قانون کی رُو سے ہر اُس "فائدہ" یا امتیاز کو "عطیہ" یا "معاہدہ عطیہ" تصور کیا جائے گا جو رشوت گیر حاصل کر سکتا ہو۔ خواہ وہ کسی نام سے بھی موسوم ہو اور خواہ وہ مالی ہو یا اخلاقی۔

دفعہ دوازدہم: جو ملازمین مذکورۂ بالا جرائم میں سزایاب ہوں گے وہ حتماً ملازمت سے بھی برخاست سمجھے جائیں گے۔ اور آئندہ انہیں ہر سرکاری ملازمت سے محروم کیا جائے گا۔ نیز انہیں سرکاری ٹنڈر دینے، سرکاری نیلامی میں حصّہ لینے، پبلک ورکس کے ٹھیکوں میں، خواہ وہ سرکاری ہوں یا لوکل باڈیز کے تحت ہوں، بلاواسطہ یا بالواسطہ شریک ہونے کے حق سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ البتہ کابینہ اس امر کی مجاز ہے کہ ۵ سال کے بعد کسی مخصوص شخص کی سزا پر نظرثانی کرے۔

دفعہ سیزدہم: ہر جرم کی سزا میں علی حدّ الامکان وہ تمام مال بحق سرکار ضبط کر لیا جائے گا جو عطیہ یا رشوت کی غرض سے استعمال ہُوا ہو گا۔

دفعہ چہاردہم: رشوت دہندہ یا دلّال اگر خود جُرم کی اطلاع کر دے گا یا جُرم کا اقبال کریگا تو اُسے قید و جُرمانہ کی سزا سے معاف کیا جائے گا۔ اگرچہ یہ اطلاع یا اقبال بعد از وقوع جرم ہو۔ اور اگر یہ اطلاع یا اقبال جُرم قبل از وقوع جرم ہو گا تو اسے ضبطیٔ مال کی سزا سے بھی معاف کیا جائے گا۔

دفعہ پانزدہم: جو شخص جرائم مذکورہ میں سے کسی جُرم کی اطلاع بہم پہنچائے گا اور ثبوتِ جرم تک معلومات فراہم کرے گا اُسے سرکار کی جانب سے انعام دیا جائے گا بشرطیکہ وہ خود رشوت گزار یا حصّہ دار یا دلّال نہ ہو۔ یہ انعام ۵ ہزار ریال سے کم اور ضبط شدہ مال کی نصف قیمت سے زیادہ نہ ہو گا۔ اگر ضبط شدہ مال کی مقدار انعام کی کم از کم مقدار کی متحمل نہ ہو گی تو یہ پوری رقم یا اس کا کچھ

حصہ سرکاری خزانہ سے دیا جائے گا۔

دفعہ شانزدہم: اگر کسی مقدمہ میں سرکاری ملازم کا بے قصور ہونا یا اُس کا سماج دشمن عنصر کا مقابلہ کرنا اور اُس کی حوصلہ شکنی کرنا ثابت ہوگا تو کابینہ لازمًا مالی طور پر اُس کی حوصلہ افزائی کرے گی اور دوسری مرتبہ ایسی صورت پیش آنے پر وہ اُسے استثنائی طور پر ترقی دے سکتی ہے۔

دفعہ ہفدہم: اس قانون میں بیان کردہ جرائم کی تفتیش کے فرائض محکمہ شکایات عامہ اور محکمہ پولیس کا ایک ایک نمائندہ کرے گا۔ کابینہ بھی اپنی طرف سے ایک نمائندہ شامل کر سکتی ہے۔ انکوائری رپورٹ ایک بورڈ کے سامنے پیش کی جائے گی جو محکمہ شکایات عامہ کے نگران اعلیٰ یا اُس کے نائب کی صدارت میں محکمہ شکایات عامہ کے ایک قانونی مشیر اور ایک کابینہ کی طرف سے نامزد کردہ قانونی مشیر پر مشتمل ہوگا۔ رپورٹ کا جائزہ لینے کے لیے ایسے کسی شخص کو شامل نہیں کیا جائے گا جو تفتیش میں شریک رہ چکا ہو یا کسی پہلو سے اپنی رائے صادر کر چکا ہو۔ بورڈ کا فیصلہ کابینہ کی توثیق کے بعد ناقابلِ اپیل ہوگا۔

تشریحی نوٹ: سرکاری نظم و نسق کو اختلال سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان افراد کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے جو اپنے منصب کا ناجائز استعمال کرتے ہیں یا اپنے اثر و رسوخ کی تجارت کرتے ہیں۔ یہ استعمال خواہ نفع اندوزی کی صورت میں ہو یا ضرر رسانی کی صورت میں۔ اور اثر و رسوخ خواہ حقیقی ہو یا فرضی۔ بہرحال سرکاری مشنیری کا تحفظ اور عمومی مصالح کی حفاظت اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اُن کارندوں کا محاسبہ نہ کیا جائے جن کے ہاتھوں میں یہ مشنیری ہوتی ہے۔ شریعتِ اسلامیہ نے منصب کے ناجائز استعمال اور بلا استحقاق اس سے استفادہ کرنے کی سختی سے روک تھام کی ہے۔ اور اس کا ارتکاب کرنے والوں کو شدید دنیاوی اور اُخروی سزاؤں کا مستحق ٹھیرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یا ایھا الذین اٰمنوا لاتاکلوا اموالکم	اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال
بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام	باطل طریقوں سے نہ کھاؤ، اور نہ حاکموں کے آگے

لتاکلوا فریقًا من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون۔ (البقرہ : ۱۸۸)	ان کو اس غرض کے لیے پیش کرو کہ تمہیں دوسرے کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

لعن اللہ الراشی والمرتشی والرائش الذی یمشی بینھما	رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور دلال پر، جو دونوں کے مابین سودا چکاتا ہے، اللہ کی لعنت ہے۔

نیز فرمایا:

لعن اللہ الراشی والمرتشی فی الحکم۔	مقدمات کے فیصلوں میں رشوت لینے اور دینے والے پر خدا کی لعنت ہے۔

ابو حمید ساعدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن لتبیہ کو زکوٰۃ کا محصل مقرر فرمایا۔ جب وہ زکوٰۃ کا مال وصول کرکے واپس آیا تو کہنے لگا: "یہ مال آپ کا ہے اور یہ مجھے ہدیۃً ملا ہے" اس پر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا:

ما بال اقوام نستعملھم علی ما ولانا اللہ فیقول ھذا لکم وھذا اھدی لی فھلا جلس فی بیت ابیہ فنظر ایھدی لہ ام لا۔	جن لوگوں کو ہم اپنے اُن کاموں پر عامل مقرر کرتے ہیں جو اللہ نے ہمارے سپرد کیے ہیں ان کا یہ کیا طریقہ ہے کہ وہ آکر کہتے ہیں کہ یہ مال تو تمہارا ہے اور یہ ہمیں ہدیہ میں ملا ہے کیوں نہ وہ اپنے باپ کے گھر میں بیٹھے رہے پھر دیکھتے کہ اُن کے پاس ہدیے آتے ہیں یا نہیں۔

الغرض تمام آسمانی شریعتیں بھی اور انسانی قوانین بھی رشوت کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اور ان تمام صورتوں کا انسداد کرتے ہیں جن کے ذریعہ یہ جرم پایۂ تکمیل تک پہنچتا ہے۔ اسی غرض کے لیے یہ شاہی فرمان صادر ہوا ہے جس کی رو سے رشوت خوری کی تمام صورتوں کا تعاقب کیا گیا ہے۔

اور ان کے قلع قمع کے لیے اور درپردہ سرگرمیوں سے پردہ اٹھانے کے لیے معتدبہ انعامات مقرر کیے ہیں۔

معاشرتی تحفظ کا قانون

باب اوّل: گزارہ الاؤنس اور اس کے حصول کی شرائط

فصل اوّل: گزارہ الاؤنس کے مستحقین

دفعہ ۱۔ مندرجہ ذیل اشخاص معاشرتی تحفظ کے قانون کی رُو سے، گزارہ الاؤنس کے مستحق ہوں گے بشرطیکہ ان کے اندر وہ شرائط پائی جاتی ہوں جو اس قانون میں واضح کر دی گئی ہیں۔

۱۔ یتیم: جس کا باپ نامعلوم یا لاپتہ ہو وہ بھی یتیم کے حکم میں شامل ہے۔

۲۔ مستقل معذور: عذر خواہ بڑھاپے کی وجہ سے ہو یا کسی اور جسمانی مرض یا عیب کی وجہ سے۔

۳۔ لاوارث عورت۔

دفعہ ۲۔ ہر وہ یتیم گزارہ الاؤنس کا مستحق ہوگا جس کی عمر ۱۸ سال سے زائد نہ ہوگی خواہ وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔

دفعہ ۳۔ ہر وہ بوڑھا شخص گزارہ الاؤنس کا مستحق ہوگا جس کی عمر ۶۰ سال سے متجاوز ہوگی اور طبی رپورٹ کی رُو سے اس کی کارکردگی کی قوت سلب ہو چکی ہوگی۔

دفعہ ۴۔ بڑھاپے کے ماسوا دوسرے عذرات کی صورت میں ہر وہ شخص گزارہ الاؤنس کا مستحق ہوگا جو میڈیکل سرٹیفکیٹ کی رُو سے کام کے ناقابل ثابت ہو چکا ہوگا۔

دفعہ ۵: ہر لاوارث عورت گزارہ الاؤنس کی مستحق ہوگی جس کی عمر ۱۸ سال سے متجاوز ہوگی اور اس کا کوئی کفیل نہ ہوگا قطع نظر اس سے کہ وہ شادی شدہ ہے یا مطلقہ یا بیوہ۔

دفعہ ۶۔ مستحقین کو گزارہ الاؤنس اسی صورت میں دیا جائے گا جبکہ انہیں سرکاری رفاہ خانوں، کفالت گھروں اور یتیم خانوں میں جگہ نہ مل سکے گی۔ جو مستحقین ان اداروں میں داخل کیے جائیں گے وہ اس وقت تک گزارہ الاؤنس سے محروم رہیں گے جب تک وہ ان سے وابستہ ہیں۔

(باقی صفحہ ۱۲۴ پر)